ملفوظاتِ امیرُ الملّت

اعلیٰ حضرت امیرِ ملّت قبلۂ عالم الحاج حافظ

پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب

محدّث علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

خاکپائے اولیاء اللہ

محمد احمد خان نقشبندی مجددی جماعتی

21- سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

سال اشاعت ـــــــ مارچ ۲۰۰۵ء

تعداد ـــــــ ۱۰۰۰

ہدیہ ـــــــ ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ:

۱۔ الحاج محمد احمد خان

۲۱ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

فون: ۵۸۶۰۱۶۸
۵۸۵۵۷۴۱

۲۔ راجہ ہارڈویئر سٹور

پیر کالونی والٹن روڈ لاہور

فون: ۶۶۵۰۷۸۱

۳۔ فیاض اختر، سجاد اختر قصور شوز

شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون: ۷۶۶۷۳۱۳

فہرست مضامین

ملفوظاتِ امیر الملت

والے کہتے تھے۔ کہ یہ قطب زمانہ ہیں نے فرمایا کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر تھا عصر کی نماز پڑھ کے میرے دل میں خیال آیا کہ میں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوں۔ حضرت نے میری دعوت نہیں کی۔ یہ خیال اس وقت آیا جب کہ میں مواجہ شریف کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ ادھر دل میں خیال آیا ادھر پانچ منٹ نہ گزرے کہ ایک بدو آیا اور کہا کہ رات کو مولوی صاحب آپ کی دعوت ہے۔ میں نے کہا کہ میں کسی کی دعوت نہیں کھایا کرتا اس بدو نے کہا کہ میں اپنی طرف سے نہیں کرتا۔ حضرت آپ کی دعوت کرتے ہیں۔ وہ رمضان شریف کا مہینہ تھا۔ وہ بدو مغرب کی نماز مسجد نبوی میں پڑھ کر مولوی صاحب کو ہمراہ لے کر بارہ میل تک مدینہ منورہ سے شمال کی جانب پہاڑ میں لے گیا۔ مولوی صاحب کی اسی برس کی عمر تھی۔ بدو نے وہاں اپنے مکان میں اپنی عورت سے پوچھا کہ کیا کھانا تیار ہے اس نے کہا نہیں۔ مولوی صاحب نے دل میں خیال کیا روزہ رکھا ہے اتنی دور سے آئے ہیں صرف افطار کیا تھا۔ یہاں پہنچے تو کھانا ندارد معلوم نہیں کیا حال ہوگا اتنے میں بدو باہر گیا اور ایک پیالہ شہد کا بڑا کہ اس میں دودھ بھی تھا شکر تھی اور کوئی نعمت اور بھی تھی مجھے دیا اور میں نے پی لیا مولوی صاحب نے فرمایا کہ جو لذت اس کے پینے سے مجھے ملی ساری عمر اس سے پہلے یا بعد بھی نصیب نہ ہوئی اس کے بعد بدو نے کہا کہ میں بھی کچھ کھاتا ہوں۔ اور پانچ آدمیوں کا کھانا حرم شریف لے جانا ہے۔ لے کر۔ آپ کو ساتھ لے کر چلتا ہوں۔ پھر وہ حرم شریف کو مولوی صاحب کو ساتھ لے کر چلا۔ حرم شریف میں مولوی صاحب کو داخل کر کے دوسروں کو کھانا پہنچانے کے لئے وہ بدو چلا گیا حرم شریف میں روشنی بہت سی موم بتیوں کی تھی فانوس جل رہے تھے مولوی صاحب کے دل میں خیال آیا کہ اچھی دعوت ہوئی بارہ میل گئے بارہ میل آئے۔ چوبیس میل کا سفر ہوا۔ مغرب اور عشاء کے درمیان جو وظائف پڑھتا تھا وہ فوت ہوئے۔ عشاء کی نماز باجماعت ترک ہوئی۔ تراویح کی جماعت بھی جاتی رہی۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا وقت ہے لوگوں نے کہا ابھی تو مغرب کی نماز سے فراغت ہوئی ہے۔ عشاء کی تیاری ہو رہی ہے۔ چوبیس میل کا سفر کیا۔ ایک گھنٹے تک بدو کے مکان میں ٹھہرے رہے۔ واپس ہوئے تو وہی وقت تھا جب کہ چلے ہیں۔ مولوی صاحب بڑے حیران ہوئے۔ دعوت کا خیال آیا ہی تھا کہ دعوت بھی ہوئی اور اس طور پر کہ جس کی اوپر تفصیل ہے۔

(۱۱) کوئی پچاس برس کا واقعہ ہے کہ فقیر رات کو مدینہ منورہ کی مسجد نبوی میں شیخ الحرم کی اجازت سے شب باش ہوا۔ اس رات کو دلائل الخیرات شریف اور موم بتی جو سرکاری طور پر اندر رہنے والوں کو ملتی ہے مجھے دے دیں۔ کیونکہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد حرم شریف میں بتیاں بجھا دی

جاتی تھیں۔ کسی کو اندر رہنے کی اجازت نہیں ہوتی حضرت امجد صاحب حیدر آبادی فرماتے ہیں۔

ہے فیض کی تجلی گھری اندھیروں میں
نکلا ہے رات ہی کو سوا تیری گلی میں
کس چیز کی کمی ہے مولا تیری گلی میں
دنیا تیری گلی میں عقبیٰ تیری گلی میں

ایک بجے رات کو جب میں دلائل الخیرات پڑھ رہا تھا تو حضرت خواجہ ضیا معصوم صاحب" کابلی نے جو قائم اللیل اور صائم الدہر تھے اور ان کو اندر رہنے کی اجازت تھی مجھ سے فرمایا کہ کل رات ریاض الجنۃ میں دلائل الخیرات شریف پڑھ رہا تھا تو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود تشریف لائے مجھے فرمایا کہ شویہ شویہ یعنی آہستہ آہستہ پڑھو۔ پس میں تم کو کہتا ہوں کہ آہستہ آہستہ پڑھو۔

(۱۲) میرا رفیق حاجی مہتاب الدین صوبیدار جو گھر سے ہی میرے ہمراہ آیا تھا مدینہ شریف پہنچ کر اس کے پیر پر پھوڑا نکل آیا۔ اس کی وجہ سے اٹھنے بیٹھنے سے بھی معذور تھا۔ ساری ٹانگ سوج گئی تھی۔ بزرگ آدمی تھا ایک دن میں نے اس کو کہا کہ اگر تو بھی رات کو حرم شریف کے اندر رہنا چاہے تو تیرے لئے بھی اجازت لے لی جائے اس نے کہا مجھے چلنے کی استطاعت نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ دو آدمی اٹھا کر لے چلیں گے۔ دو آدمی اس کو اٹھا کر حرم شریف میں لے آئے رات اس نے وہاں گزاری اس کے ایک دن بعد مدینہ شریف سے رخصت ہوئے تو رفیق نے کہا کہ میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں کہ آپ مجھ کو رات گزارنے کے لئے اپنے ساتھ اندر لے گئے۔ میری ٹانگ اچھی ہو گئی۔ رحمۃ للعالمین کے حضور میں نے عرض کی تھی کہ حضور میں گھر سے دو ٹانگ لے کر چلا تھا۔ اب ایک ٹانگ لے کر واپس جاؤں گا دوسری ٹانگ کاٹی جائے گی۔ فجر کی نماز پڑھ کر بیٹھے تھے کہ ایک شخص آیا اور مجھے کہا کہ میرے ساتھ بازار چل۔ مرہم دلا دوں گا تو اس کو پھوڑے پر لگا دینا۔ میں نے کہا میں چل نہیں سکتا اس وجہ سے کہ ٹانگ سوج گئی ہے۔ اس نے کہا کہ تو یہیں ٹھہر جا۔ میں خود مرہم لا کر دوں گا۔ وہ گیا تھوڑی دیر کے بعد مرہم لے کر آیا اور کہنے لگا کہ پہلے جس جگہ پھنسی تھی اسی جگہ لگاؤ۔ میں نے حرم شریف ہی میں مرہم لگا دیا اور تھوڑی دیر بیٹھا رہا۔ اس عرصہ میں میرے بدن کی سوج بالکل جاتی رہی اور پھوڑا بھی بالکل چنگا ہو گیا۔ یہ میرا چشم دید واقعہ ہے اور یہ سارے چشم دید واقعے ہیں۔

(۱۳) حضورؐ نے فرمایا کہ معراج کی رات کو میں نے موسیٰؑ کو چوتھے آسمان پر دیکھا آدمؑ کو پہلے آسمان پر اور حضرت ابراہیمؑ کو بھی دیکھا۔

(۱۴) انبیاء کے جسم کو زمین نہیں کھاتی ہے اور نہ چھوتی ہے۔

(۱۵) انبیاء قبروں میں نماز پڑھتے ہیں سردار انبیاء کی نسبت خیال کرو کہ کیا درجہ ہوگا۔

(۱۶) رسول پاکؐ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا شب جمعہ کو مجھ پر سو بار درود شریف بھیجے گا اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی۔ ستر آخرت کی تیس دنیا کی۔ پھر اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرے گا۔ جو اس تحفہ کو میری قبر میں پیش کرے گا۔ جس طرح کہ تم پر تحفے پیش کئے جاتے ہیں۔ بیشک میرا علم میری وفات کے بعد بھی ویسا ہی ہوگا جیسا کہ میرا علم میری زندگی میں ہے وہ فرشتہ درود پڑھنے والے کا نام و نسب مجھے بتائے گا۔ میں اس کو اپنے پاس روشن صحیفہ میں ثبت کرلوں گا۔

(۱۷) رسول پاکؐ نے فرمایا کہ جو شخص محبت سے درود شریف پڑھے اس کو میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(۱۸) حضورؐ نے فرمایا جو شخص مجھ پر سلام بھیجے گا میں اس کے سلام کا جواب دوں گا۔

(۱۹) حضورؐ اس دنیا سے پردہ کرنے کے بعد بھی بیشک زندہ ہیں اور اپنی نبوت پر قائم۔ اپنی امت کی طاعت و نیکی سے خوش ہوتے ہیں اور گناہ و نافرمانی سے غمگین۔

(۲۰) حضور کا حی و زندہ ہونا قبر شریف میں اور استماع حالت حیات و ممات میں اور واقف ہونا احوال زائرین سے بلکہ تمام امت کے احوال خیر و شر کا پیش ہونا حضورؐ میں۔ خصوصاً جمعہ کے دن۔ درود شریف۔ اہل محبت کو سمع شریف سے سننا اور روضہ شریف پر حاضر ہوکر یا اپنے مقام سے جو مراد و مطالب حضورؐ سے مانگی جائیں وہ پوری ہوتی ہیں حیات النبی کے لئے مذکورہ بیانات کافی ہیں۔

معراج شریف

جس رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج شریف میں تشریف لے گئے ہیں۔ اس کے نسبت دو فریق ہوگئے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ خواب میں گئے۔ دوسرا کہتا ہے کہ جسم پاک کے ساتھ حالت بیداری میں گئے جو فریق یہ کہتا ہے کہ خواب میں گئے وہ اپنی دلیل میں کشش ثقل بیان کرتا ہے۔ یعنی جو چیز وزن رکھتی ہے وہ اوپر سے نیچے زمین کی طرف گر جاتی ہے۔ نیچے سے اوپر جاکر ٹھہر نہیں سکتی۔ اس دلیل کو جرمن نے غلط ثابت کردیا۔ جرمن نے ایک ہوائی جہاز ایجاد کیا ہے۔ جو گھنٹے میں

کئی سو میل کا سفر طے کرتا ہے۔ اس کا کوئی انکار نہیں کرتا اور ادھر انکار کیا جاتا ہے کہ کیسے ہوا پر چلے گئے۔ اتنی جلدی کیسے چلے گئے ادھر پڑھتے ہیں کہ ان اللہ علی کل شئی قدیر۔ جرمن کی قدرت کے تو قائل ہیں کہ جرمن ایک گھنٹہ میں کئی سو میل سفر طے کرسکتا ہے۔ مگر حضرتؐ کی نسبت قائل نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ نیز ایک اور دلیل پیش کی جاتی ہے کہ مائی صاحبہ حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ فرماتی ہیں کہ آپ کا جسد مبارک ہم سے جدا نہیں ہوا ما فقد جسد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) گھر کا گواہ ہی یہ کہتا ہے کہ آپ کا جسم میرے پاس سے جدا نہیں ہوا۔ تو جسمانی معراج کیسے ہوا۔ جو لوگ جسمانی معراج سے انکار کرتے ہیں وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں حدیث بالا پیش کرتے ہیں یہ حدیث بالکل غلط ہے کیونکہ معراج شریف مکہ میں ہوا۔ اس وقت مائی صاحبہ کی عمر ۶ برس کی تھی ابھی نکاح نہیں ہوا تھا۔ تین سال کے بعد مدینہ منورہ میں نکاح ہوا۔

نوٹ:۔ ابوجہل بھی روح کے جانے کا انکار نہیں کرتا جسم کے جانے کا انکار کرتا ہے نیز دیکھو قرآن شریف پندرھواں پارہ سورہ بنی اسرائیل سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ۔ اس آیت شریف کو خدائے تعالیٰ نے سبحان کے لفظ سے شروع کیا ہے۔ عرب شریف کا یہ محاورہ ہے کہ برائے استدلال کے لئے جب کوئی اہم مضمون بیان کرنا ہو تو اس کے پہلے وہ لفظ لے آتے ہیں جیسے سبحان' اس کے معنی کیا ہیں بہت پاک وہ ذات' اس کلمہ کے معنی سے یہ ثابت ہوا کہ اس کے بعد کوئی معظم باشان امر ہونے والا ہے۔ وہ کیا ہے جو معظم باشان امر ہے۔ الذی اسریٰ وہ پاک ذات جس نے رات کو سیر کرائی دن کو سیر کو اسریٰ نہیں کہا جاتا اسریٰ کے معنی رات کو سیر کرانا ہیں۔ رات کو سیر کرائی کس کو۔ اپنے عبد کو' اس لفظ "عبد" کے آنے سے دونوں فریق کی بحث ختم ہوگئی۔ "عبد" نہ تو صرف جسم کو بولا جاتا ہے اور نہ صرف روح کو بلکہ دونوں کے مجموعہ کا نام "عبد" ہے۔

اس آیت شریف سے ثابت ہوگیا کہ آپ اسی جسم کے ساتھ معراج میں تشریف لے گئے۔ معراج شریف خواب کا نام ہوتا تو بجائے "عبدہ" کے روحہ ہونا چاہئے تھا۔ خواب جو دیکھی جاتی ہے وہ روح کے ساتھ ہوتی ہے جسم کے ساتھ نہیں ہوتی۔ اس آیت شریف سے ثابت ہوا کہ جسد اقدس کے ساتھ تشریف لے گئے نہ کہ خواب میں۔

خدا رازق مطلق ہے

(۱) قیامت کے دن تو صرف مخلوقات اس عذاب میں پکڑی جائے گی کہ اس کو خدائے تعالیٰ کی